لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ویدانت نمبر ۴

ہندوؤں کی مذہبی اور ویدک دھرم کا خاتمہ

اس میں

ہندوؤں کا یہ عقیدہ کہ (۴۳۲۰۰۰۰۰۰) چار ارب بتیس کروڑ سال کے بعد عالم دُنیا تباہ ہو جاتا ہے۔ ویدوں کے خلاف ثابت کرنے کے علاوہ ثابت کیا گیا ہے کہ ہندوؤں کی تمام کتابیں سوامی دیانند سرسوتی۔ بھارت۔ رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اور کلیات آریہ مسافر وغیرہ فرضی اور غلط ہیں

اور جسکو

عبدالواحد حاجی (جھنڈے والا) کوچہ پیر شیرازی

چوک متی لاہور سے شائع کیا

قیمت نمبر ۱-۲ر۔ نمبر ۲-۲ر۔ نمبر ۳-۲ر نمبر ۴-۲ر

صلے اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ سبحان ربی انت العظیم ۵ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

وہ لا تعسر

رب یسر	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وتمم بالخیر

دفعہ ۱۔ ویدانت نمبر ۱۔ میں یہ بات ثابت کی جا چکی ہے کہ وید قدیمی عالموں کی باتیں ہیں جن کو برہما بادشاہ نے جمع کرایا تھا اور وہ برہما خدا کی طرف منسوب ہو گئے ہوتے ہیں۔ اور **ویدانت نمبر ۲** میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ برہما جس نے وید بنائے تھے پنجاب کا راجہ تھا اور ویدانت نمبر ۳ میں مذاہب عالم کی تعلیم خدا تعالیٰ کی ہستی اور اعمال کی جزا یا سزا اور روز قیامت کے ہونے کے ثبوتوں کے علاوہ ثابت کیا گیا ہے کہ ہندوؤں کا یہ عقیدہ کہ مادہ اور روح بھی قدیمی ہیں غلط ہے۔ اور ویدانت نمبر ۴ میں یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ پرلے یعنی قیامت کی میعاد کے متعلق ویدوں کی جو تعلیم ہے اس کو ویدوں کے تابعداروں نے سمجھنے میں غلطی کھائی ہوئی ہے۔ کیونکہ (۴۳۲۰۰۰۰۰۰) چار ارب بتیس کروڑ سال کی جو میعاد بتائی جاتی ہے وہ ویدوں کے منشاء کے خلاف ہے۔

ویدوں میں گنتی کا طریقہ

دفعہ ۲۔ ویدوں میں لکھا ہے کہ وہ مستقل عقل والے عالموں کی باتیں ہیں۔

دیکھو یجروید۔ ادھیائے چالیسواں۔ منتر ۱۰۔ معنے۔ اے انسانو! ہم مستقل عقل والے عالموں سے جو قول سنتے ہیں۔ کہ جن کو وے تشریح کے ساتھ ہمارے سامنے کہتے ہیں کہ تو پیدا ہوئی چیزوں کا اور ہی نتیجہ کہتے اور نہ پیدا ہونے والے اسباب کا اور ہی نتیجہ بتلاتے ہیں اسکو تم بھی سنو۔

دفعہ ۳۔ ان مستقل عقل والے عالموں نے گنتی کا انداز اس طرح سکھایا تھا کہ ایک اور ایک دو۔ دو اور ایک تین۔ تین اور ایک چار۔ چار اور ایک پانچ۔ پانچ اور ایک چھ۔ چھ اور ایک سات۔ سات اور ایک آٹھ۔ آٹھ اور ایک نو۔ نو اور ایک دس ہوتے ہیں۔

اور دس سے زیادہ گنتی کے لئے ہر ایک دس کے صفر کا جُدا گانہ نام سکھایا۔

دیکھو مجرد ید ادھیائے ستارھوان۔ منتر ۲۔ معنے۔ اے وددان پورش جیسے میری یگ کی پوری کرنے والی سکھ ساد ہک اینٹیں دودھ دینے والی گائے کی طرح آپ کے لئے ہووین۔ ویسے ہی ایک اور ایک کا دس گنا دس۔ اور دس کا دس گنا سو۔ اور سو کا دس گنا ہزار۔ اور ہزار کا دس گنا دس ہزار اور دس ہزار کا دس گنا لاکھ۔ اور لاکھ کا دس گنا دس لاکھ اور اس کا دس گنا کروڑ اور اس کا دس گنا دس کروڑ اور اس کا دس گنا ارب اور اس کا دس گنا دس ارب اور اس کا دس گنا کھرب اور اس کا دس گنا دس کھرب اور اس کا دس گنا نیل اور اس کا دس گنا دس نیل اور اس کا دس گنا پدم۔ اور اس کا دس گنا دس پدم اور اس کا دس گنا شنکھ اور اس کا دس گنا دس شنکھ اور اس کا دس گنا سمدر ہوتے ہیں۔

مطلب۔ منشیوں کو جاننا چاہیئے کہ

ایک کو دس بار گننے سے دس ۱۰

دس کو دس بار گننے سے سو ۱۰۰

اور سو کو دس بار گننے سے ہزار ۱۰۰۰

اور ہزار کو دس بار گننے سے دس ہزار ۱۰۰۰۰

اور اس کو دس گنا کرنے سے لاکھ ۱۰۰۰۰۰

اور اس کو دس گنا کرنے سے دس لاکھ ۱۰۰۰۰۰۰

اور اس کو دس گنا کرنے سے کروڑ ۱۰۰۰۰۰۰۰

اور اس کو دس گنا کرنے سے دس کروڑ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰

اور اس کو دس گنا کرنے سے ارب ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰

اور اس کو دس گنا کرنے سے دس ارب ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰

اور اس کو دس گنا کرنے سے کھرب ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰

اور اس کو دس گنا کرنے سے دس کھرب ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰

ویدوں میں پرلے یعنی قیامت کی مدت کا اندازہ

دفعہ ۴ - اور چونکہ وہ مستقل عقل والے لوگ عوام الناس کو سکھاتے تھے کہ پرلے ضرور واقعہ ہوگی - اور یہ کہ اس عالم دنیا نے ایک وقت فناہ ہوجانا ہے - اس لئے اُنہوں نے لوگوں کو بتا دیا کہ پرلے یعنی فناہ عالم کا وقت تمہاری اور ہماری عمروں سے بہت دیر کے بعد واقعہ ہوگا - کیونکہ ہم لوگ چھوٹے چھوٹے وجود اور جلد ہلاک ہوجانے والے ہیں - اور زمین چونکہ بہت بڑی ہے اس کی ہلاکت بھی دیر کے بعد ہوگی ٭

دفعہ ۵ - لیکھ رام آریہ مسافر اپنی کتاب کلیات آریہ مسافر کے صفحہ ایک پر لکھتا ہے کہ ویدوں میں لکھا ہے کہ وہ برس دس ہزار سینکڑہ یعنی دس لاکھ شون یعنی صفر دینے کے بعد ۲-۳-۴ جوڑنے سے حاصل ہوتے ہیں جبکہ پرلے واقعہ ہوگی - جس لئے ان مستقل عقل والے عالموں کی یہ منشا تھی کہ نہ کوئی شخص دس لاکھ صفر لکھ کر ان کے آگے ۲-۳-۴ کا ہندسہ لگا سکے گا اور نہ قیامت کا وقت جانا جا سکے گا ٭

دیکھو کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱ کہ وید مقدس میں جگت کرتا پرمیشور نے اس بات کو باحسن الوجوہ فرمایا ہے کہ میں بموجب انصاف قدیم کے اس دُنیا کو بار بار پیدا کرتا ہوں - اور اپنی لاتغیر شکتی سے مادی سرشٹی رچتا ہوں سوریہ - چندر - ستارے - سیارے - سمندر - میگھ وغیرہ سب میں نے پرکرتی سے بنائے ہیں - اور اپنے علم و کمال سے آکرشن شکتی (قوت کشش) سے معلق ٹھیرائے ہیں - اس زمانہ کا نام (جب تک کہ دنیا قائم رہتی ہے) ایک کلپ ہے - جس کی دوسری سنگیا سہسر مہایگ ہے - اور وہ چار ارب بتیس کروڑ سال کا ہوتا ہے - چنانچہ پرماتما کا وہ مبارک ارشاد یہ ہے (دیکھو اتھروید - پرپاٹھک ۸۰ - انوواک ۱ - منتر ۲۱) ترجمہ اس سے پہلے سرشٹی اُتپتی کا ذکر کرتے ہوئے پربرہم ہدایت دیتے ہیں) کہ سرشٹی کے قیام کا حساب سمجھنے کے واسطے اس طرح جانو کہ وہ برس - دس ہزار سینکڑہ یعنے دس لاکھ

تک شون یعنی صفر دینے کے بعد ۲-۳-۴ جوڑنے سے حاصل ہوتے ہیں۔

سوریہ سدھانت

دفعہ ۶- سوریہ سدھانت یا سورج سدھانت علم نجوم پر ہندوؤں کی سب سے قدیمی کتاب ہے۔ اُس کے فاضل مصنف نے ویدوں کی تابعداری میں دس ہزار سینکڑا یعنی دس لاکھ تک صفر لکھ کر ۲-۳-۴ جوڑنے کی بجائے صرف سات صفر لکھ کر اُن کے آگے ۲-۳-۴ لگا کر پرلے کی مدت (۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰) چار ارب بتیس کروڑ سال مقرر کر اور کہا کہ ویدوں کے فرمان کے مطابق (۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰) چار ارب بتیس کروڑ سال کے بعد یہ عالم دنیا فنا ہو جاوے گا۔

دفعہ ۷- اور چار ارب بتیس کروڑ سال کی تقسیم بھی مندرجہ ذیل طریقہ سے کی۔ (دیکھو کلیات آریہ مسافر صفحہ ۲ بحوالہ سوریہ سدھانت مدھیہ ادھیار شلوک ۸ و ۹ و ۲۰ اوس نے پہلے ایک ہزار کے تین صفر لگا کر اُن کے آگے ۲-۳-۴ لا دیئے اور ایک فرضی مدت قرار دیکر اُس کا نام رکھا کلیگ = ۴۳۲۰۰۰ سال

اور اس سے دُگنا دواپر یگ = ۸۶۴۰۰۰ سال

اور اس سے تگنا ترتیا یگ = ۱۲۹۶۰۰۰ سال

اور اس سے چار گنا کرت یگ یا ست یگ = ۱۷۲۸۰۰۰ سال

اور اس طرح دس کلیگ کا نام چترگی یا مہایگ رکھا = ۴۳۲۰۰۰۰ سال

اور ۷۱ چترگی یا ۷۱ کلیگ کا نام ایک منونتر رکھا (۷۱×۴۳۲۰۰۰) = ۳۰۶۷۲۰۰۰ سال

اور چونکہ اس نے (۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰) چار ارب بتیس کروڑ سال کی تقسیم کرنی تھی۔ اس لئے لکھا کہ پیدائش عالم سے شروع کر کے فنا عالم تک

۱۴ منونتر یا ۹۹۴ مہایگ واقع ہوتے ہیں =	۴۲۹۴۰۸۰۰۰۰ سال
اور ان منونتروں کے درمیان جو سندھی واقع ہوتی ہے وہ چھ مہایگ کے برابر ہوتی ہے ۶×۴۳۲۰۰۰۰ =	۲۵۹۲۰۰۰۰ سال
	۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ سال

میزان مل دس ہزار کلیگ = ایک ہزار مہایگ = ایک کلپ یا سہسر مہایگ =
۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ سال۔ چار ارب بتیس کروڑ سال

دفعہ ۸۔ سوریہ سدھانت کے مصنف کے نزدیک ایک کلیگ (۴۳۲۰۰۰) چار لاکھ بتیس ہزار سال کا ہوتا ہے۔ اور دس ہزار کلیگ یا ایک ہزار چترگی یا مہایگ یعنی (۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰) چار ارب بتیس کروڑ سال کے بعد یہ عالم دنیا فناہ ہو جاتا ہے۔ جس کو کلپ یا سہسر مہایگ کہتے ہیں۔

دفعہ ۹۔ سوریہ سدھانت کے مصنف نے دنیا کی ابتدا سے شروع کر کے دنیا کے اختتام تک کی میعاد کے لئے ایک ہزار مہایگ کی تقسیم کرنی تھی۔ اس لئے اس نے لکھ دیا کہ ۱۴ منونتر یا ۹۹۴ مہایگ واقعہ ہوتے ہیں اور ان میں چھ مہایگ کے برابر سندھی واقع ہوتی ہے۔ مگر اس نے یہ نہیں لکھا کہ وہ سندھی جو ۶ مہایگ کے برابر ہوتی ہے وہ منونتروں کے شروع میں واقعہ ہوتی ہے یا آخر میں یا انکے نصف پر یا کس طرح کیونکہ اس کے اندازہ کے مطابق ایک چترگی یا مہایگ (۴۳۲۰۰۰۰) ترتالیس لاکھ بیس ہزار سال کا ہوتا ہے اور ۶ مہایگ = ایک سندھی = (۲۵۹۲۰۰۰۰) دو کروڑ اُنسٹھ لاکھ بیس ہزار سال کے ہوتے ہیں۔

دفعہ ۱۰۔ سوریہ سدھانت کے مصنف نے ایک چترگی یا مہایگ کی میعاد دس کلیگ کے برابر (۴۳۲۰۰۰۰) ترتالیس لاکھ بیس ہزار سال مقرر کی تھی اور اسکی تقسیم کے لئے لکھا دیکھو یات صفحہ ۲۰

پہلے واقعہ ہوتا ہے کرت یُگ یا ست یُگ = چار یُگ = ۱۷۲۸۰۰۰ سال
بعد ازاں واقعہ ہوتا ہے تریا یُگ = تین کلیگ = ۱۲۹۶۰۰۰ سال
بعد ازاں واقعہ ہوتا ہے۔ دواپر یُگ = دو کلیگ = ۸۶۴۰۰۰ سال
بعد ازاں واقعہ ہوتا ہے۔ کلیگ = ایک کلیگ = ۴۳۲۰۰۰ سال
اور اس طرح واقعہ ہوتا ہے۔ ایک چترگی یا مہایگ =
دس کلیگ = ۴۳۲۰۰۰۰ سال

سوریہ سدھانت کب لکھی گئی تھی

دفعہ ۱۱۔ پنڈت لیکھرام کلیات آریہ مسافر میں لکھتا ہے کہ سوریہ سدھانت کا مصنف ایک نجومی تھا۔ جس نے پیدائشِ عالم کا حساب کر کے سوریہ سدھانت میں لکھا ہؤا ہے کہ وُہ کتاب پیدائش عالم سے چھ منونتر معہ سندھیا اور ۲۷ مہایگ اور اٹھائیسویں مہایگ کے ست یگ کے اختتام پر لکھی گئی تھی۔

دیکھو کلیات صفحہ ۱۰ جب سوریہ سدھانت کی بابت ہم خیال کرتے ہیں تو بہت پُرانی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کا مصنف سوائے وید آدک سناتن شاستروں کے اور گرنتھوں کے حوالے نہیں دیتا۔ اور وہی فاضل نجومی (اسٹرانومر) خود اپنی کتاب کی تصنیف کا زمانہ مندرجہ ذیل شلوکوں میں بتاتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ وُہ کب ہؤا اور کس وقت میں اس نے یہ مستند گرنتھ بنایا۔ چنانچہ لکھا ہے (دیکھو سوریہ سدھانت مدھم ادسیار شلوک ۲۲ و ۲۳)۔

ترجمہ:۔ اس کلپ کے پرآرنبھ سے چھ منونتر گذر چکے ہیں معہ سندھیا کے اور جو ساتواں دیوسموت منونتر ہے۔ اس کے مہایگ ستائیس گذر گئے ہیں اور اب جو اٹھائیسواں مہایگ ہے اس کا ست یگ گذر گیا ہے۔ پس یہ گرنتھ میں نے اُس وقت بنایا اس سب کو گن کر تاریخ تصنیف سمجھ لو۔

چھ منونتروں کی میعاد (۶×۳۰۶۷۲۰۰۰۰) = ۱۸۴۰۳۲۰۰۰۰ سال

سندھیا جو چھ مہایگ کے برابر ہوتی ہے (۶×۴۳۲۰۰۰۰) = ۲۵۹۲۰۰۰۰ سال

۲۷ مہایگ = (۲۷×۴۳۲۰۰۰۰) = ۱۱۱۶۴۰۰۰۰ سال

ست یگ اٹھائیسویں مہایگ کا = ۱۷۲۸۰۰۰ سال

میزان کل = ۱۹۸۴۶۰۸۰۰۰ سال

یعنی پیدائش عالم سے شروع کرکے سوریہ سدھانت کی تصنیف تک (۱۹۸۴۶۰۸۰۰۰) ایک ارب اٹھانوے کروڑ چھیالیس لاکھ آٹھ ہزار سال گذرے تھے۔ جب سوریہ سدھانت لکھی گئی تھی۔

دفعہ ۱۲۔ سوریہ سدھانت کا مصنّف لکھتا ہے کہ پیدائش عالم کو (۱۹۸۴۶۰۸۰۰۰) ایک ارب اٹھانوے کروڑ چھیالیس لاکھ آٹھ ہزار سال گذرے تھے جب اُس نے سوریہ سدھانت لکھی تھی۔ اور پنڈت لیکھرام لکھتا ہے کہ سوریہ سدھانت کا مصنّف سوائے ویدوں کے دوسرے گرنتھوں کا حوالہ نہیں دیتا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ویدوں کے زمانہ سے لیکر (۱۹۸۴۶۰۸۰۰۰) ایک ارب اٹھانوے کروڑ چھیالیس لاکھ آٹھ ہزار سال تک سوائے ویدوں کے کوئی دوسری کتاب لکھی نہیں گئی تھی۔ جو بات غلط ہے کیونکہ جب وید لکھے ہوئے تھے تو دوسری بہت سی کتابیں اتنے بڑے عرصہ میں لکھی جانی چاہئیں جن کتابوں کو پڑھ کر سوریہ سدھانت کے مصنّف نے علم حاصل کیا تھا۔ اور جن کا حوالہ لکھنا ضروری تھا۔ اور اگر کوئی دوسری مشہور کتاب دنیا میں موجود نہ تھی تو معلوم ہوتا ہے کہ ویدوں کی تحریر کے زمانہ سے شروع کرکے سوریہ سدھانت کی تصنیف کے زمانہ تک کوئی ایسی لمبی مدت نہ تھی اور یہ جو لمبی مدت اُس کے مصنّف نے بیان کی ہے یہ اُس کی فرضی کارروائی تھی اور اُس کا تمام حساب خود ساختہ اور فرضی تھا۔

سوریہ سدھانت کلیگ میں لکھی گئی تھی

دفعہ ۱۳۔ سوریہ سدھانت کے مصنّف نے سوریہ سدھانت میں کلیگ کی ایک میعاد مقرر کرکے اُس سے گذشتہ تمام عالم کا اندازہ لگایا تھا کہ دس ہزار کلیگ کے بعد یہ عالم دنیا فنا ہو جاتا ہے جس سے ثابت ہے کہ اُس نے کلیگ کا نام کہیں سے سُنا تھا جس لئے اُس نے پیدائش عالم کی ابتدا سے لیکر انتہا تک کا زمانہ کلیگ ہی کی بنا پر مقرر کیا تھا۔

دفعہ ۱۴۔ لیکھرام آریہ مسافر اپنی کتاب کلیات کے صفحہ ۷ پر لکھتا ہے کہ طوفان نوح کی یاد میں جو سمت جاری کیا گیا تھا اس کو کلی یگ یا کلیگ کہتے ہیں۔ اور جس وقت اُس نے اپنی

کتاب لکھی تھی وُہ سمت ۴۹۹۰ تھا +

دفعہ ۱۵- اس بات سے ثابت ہے کہ سوریہ سدھانت کا مُصنّف حضرت نوح کے طوفان کے بعد زندہ تھا۔ جس لئے اس نے سوریہ سدھانت میں کلیگ کا ذکر کیا تھا۔ اور اگر سوریہ سدھانت حضرت نوح کے طوفان اور کلیگ کے زمانہ سے پہلے لکھی جاتی تو اُس میں کلیگ کا ذکر بھی نہ ہوتا کیونکہ سوریہ سدھانت سے پہلے کسی دُوسری کتاب میں کلیگ کا ذکر درج نہیں +

دفعہ ۱۶- سوریہ سدھانت کا مُصنّف لکھتا ہے کہ ست یگ وغیرہ گذر جانیکے بعد کلیگ واقعہ ہوتا ہے۔ اور حضرت نوح کے زمانہ سے پہلے جو لوگ دُنیا میں آباد تھے اُنہوں نے صداقت کو چھوڑ دیا تھا اور حضرت نوح نے ان کو ہدایت کی مگر فایدہ نہ ہُوا۔ جس لئے خدا تعالیٰ کے حکم سے حضرت نوح نے کشتی بنائی اور جو لوگ حضرت نوح کے ساتھ کشتی میں سوار ہوئے وُہ بچ گئے اور باقی تمام دُنیا تباہ ہو گئی۔ اور طوفان سے پہلے زمانہ کا نام ست یگ ہُوا یعنے صداقت کا زمانہ اور طوفان کے بعد سے کلیگ کا سمت جاری ہُوا جو کہ آجکل گذر رہا ہے۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ سوریہ سدھانت طوفان نوح کے بعد کلیگ ہی میں لکھی گئی تھی جس لئے اس نے ست یگ کے بعد کلیگ کا ذکر کیا +

دفعہ ۱۷- اور پنڈت لیکھرام کا یہ لکھنا کہ سوریہ سدھانت کو لکھے ہوئے ۲۱۶۴۹۹۰ سال ہو گئے ہیں غلط ہو گیا۔ کیونکہ سوریہ سدھانت کلیگ میں لکھی گئی تھی نہ کہ اس سے پہلے دیکھو کلیات صفحہ ۱۱

ترتیا یگ	۱۲۹۶۰۰۰ سال
دواپر یگ	۸۶۴۰۰۰ سال
کلی یگ کے اسوقت تک گذرے	۴۹۹۰
میزان کل سالوں کی جو سوریہ سدھانت کو ہوئے تھے	۲۱۶۴۹۹۰ سال

سوریہ سدھانت کا تمام حساب غلط اور فرضی ہونیکا ثبوت

دفعہ ۱۸- مگر نام وہ شخص رکھ سکتا ہے جو کسی چیز کی ابتدا اور انتہا سے واقف ہو۔ مثلاً ایک شخص

بیس برس کا تھا جبکہ اُس کے گھر بیٹا پیدا ہُوا۔ اور جب باپ پنتیس برس کا ہُوا تو بیٹا مر گیا۔ اس لئے وُہ شخص کہہ سکتا ہے کہ اُس کے بیٹے کی تمام عمر پندرہ سال تھی۔ مگر بیٹا اپنے باپ کی تمام عمر کی بابت کچھ نہیں بتا سکتا کہ کتنے سال ہوگی۔ کیونکہ وُہ باپ سے پہلے مر گیا تھا۔

دفعہ ۱۹ – موجودہ یگ کو کلیگ کہتے ہیں اور سوریہ سدھانت کا مصنّف حضرت نوح کے طوفان کے بعد کلیگ ہی میں پیدا بھی ہُوا اور مر بھی گیا ہُوا ہے۔ اس لئے وُہ کلیگ کے درست سالوں کی تعداد بتا نہیں سکتا تھا کہ کتنے سال کے بعد کلیگ ختم ہوگا۔ مگر چونکہ اُس نے اپنی کتاب سوریہ سدھانت میں کلیگ کے سالوں کی تعداد (۴۳۲۰۰۰) چار لاکھ بتیس ہزار سال مقرر کر کے اُس سے دُگنا کا نام دواپر یگ اور تگنا کا نام تریتا یگ اور چار گنا کا نام کرت یگ یا ست یگ اور مجموعہ کا نام چترگی رکھا۔ اور ۱۴ چترگیوں کا منونتر وغیرہ نام رکھ کر تمام عالم کی ابتدا اور انتہا کو بھی بتا دیا کہ دس ہزار کلیگ کے بعد یہ عالم دُنیا تباہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسکی یہ سب کارروائی فرضی اور غلط تھی۔

دفعہ ۲۰ – دُنیا کی ابتدا اور انتہا کے لئے ایک میعاد مقرر کرنا اور اُسکو اُس کے مختلف حصوں میں تقسیم کرنا خدا کا کام ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ عالم دنیا کی پیدائش سے پہلے تھا اور فنا عالم کے بعد بھی رہیگا۔ اس لئے چاہیئے تھا کہ خدا تعالےٰ ایسی تقسیم کا ذکر ویدوں میں کر دیتا۔ مگر چونکہ ویدوں میں ایسی تقسیم نہیں لکھی ہوئی۔ بلکہ سوریہ سدھانت کا مصنّف اپنی کتاب میں اس کا ذکر کرتا ہے۔ اس لئے یہ تمام تقسیم ویدوں کے منشا کے خلاف اور غلط ہے۔

دفعہ ۲۱ – سوریہ سدھانت کا مصنّف ایک نجومی تھا۔ اُس نے اپنے علم نجوم کی تحقیقات کی تائید کے لئے پیدائش سے شروع کر کے اپنے زمانہ تک ایک بہت بڑی مدت قرار دینے کیلئے لکھ دیا کہ (۱۹۸۴۶۰۸۰۰۰) ایک ارب اٹھانوے کروڑ چھیالیس لاکھ آٹھ ہزار سال سے دنیا آباد ہے۔ مگر اس کی ایسی تحریر بغیر کسی قوی شہادت کے غلط اور فرضی ہے۔

سوریہ سدھانت کی تعلیم ویدوں کے خلاف ہے

دفعہ ۲۲ – ویدوں میں لکھا ہُوا تھا کہ دس ہزار سینکڑہ یعنی دس لاکھ تک شون یعنی صفر

لکھ کر ۲-۳-۴ ملانے چاہیئے - کیونکہ صفر کی ذاتی قیمت کچھ نہیں ہوتی - جب تک وُہ ہندسہ سے پہلے نہ آوے - جس وقت کہ وُہ ہندسہ کی قیمت دس گنا بڑھا دیتا ہے - اور سوریہ سدھانت کے مصنف نے دس لاکھ صفر لکھنے کی بجائے صرف سات صفر لکھ کر اُس کے آگے ۲-۳-۴ ملا کر عالم دنیا کی پیدائش سے لیکر انتہا تک کا زمانہ (۴۳۲۰۰۰۰۰۰) چار ارب بتیس کروڑ سال مقرر کر دیا - جو کہ ویدوں کے منشا کے بالکل خلاف تھا -

دفعہ ۲۳ - اور اگر یہ تسلیم کیا جاوے کہ ویدوں کے منشا کے مطابق دس لاکھ صفر لکھ کر ۲-۳-۴ ملانے کی بجائے دس لاکھ ہی کے صفر لکھ کر دو تین چار ملانے چاہیئے - تو دس لاکھ کے چھ صفر ہوتے ہیں نہ کہ سات اس لئے پرلے کی مدت ویدوں کی رو سے (۴۳۲۰۰۰۰۰۰) تر تالیس کروڑ بیس لاکھ سال ہونی چاہیئے نہ کہ (۴۳۲۰۰۰۰۰۰) چار ارب بتیس کروڑ سال جیسا کہ سوریہ سدھانت میں لکھا ہوا ہے - اس لئے بھی سوریہ سدھانت غلط ہے +

سوریہ سدھانت کی غلطی کا اثر +

دفعہ ۲۴ - سوریہ سدھانت کی مندرجہ بالا غلطی کا یہ نتیجہ ہوا کہ مہامنی بیاس جی کی کتاب بھارت اور سوامی دیانند کی کتاب رگوید آدی بھاشیہ بھومکا اور ہندو دھرم کی تمام کتابیں جن میں سوریہ سدھانت کے اس قول کو کہ دنیا کی ابتدا سے شروع کر کے انتہا تک کا زمانہ (۴۳۲۰۰۰۰۰۰) چار ارب بتیس کروڑ سال ہوتا ہے سچ تسلیم کیا گیا ہے غلط ہو گئیں - اور تمام ہندو دھرم سے ہندو دھرم رہ گیا +

دفعہ ۲۵ - لیکھرام آریہ مسافر نے اپنی کتاب کلیات کے صفحہ ۲ پر پیدائش عالم کے لئے جو مونہتروں اور چترگی وغیرہ کی میعادوں کا ذکر کیا ہے وہ سوریہ سدھانت سے لی ہوئی ہیں - اس لئے وُہ سب میعادیں اور پیدائش عالم کے

متعلق تمام حساب کا اندازہ جو کلیات میں درج ہے سب کا سب فرضی اور غلط ہو گیا۔ دیکھو کلیات صفحہ ۲۰

اب ہم ناظرین کو یہ بتلاتے ہیں کہ دُنیا کو پیدا ہوئے کتنے سال ہوئے۔ واضح ہو کہ اس وقت تک چھ منونتر گذر چکے ہیں اور ساتواں منونتر گذر رہا ہے۔ پس بحساب مندرجہ بالا اس کی تقسیم اس طرح ہوئی:-

چھ منونتروں کی میعاد (۶ × ۳۰۶۷۲۰۰۰) = ۱۸۴۰۳۲۰۰۰ =

ساتواں منونتر جو گذر رہا ہے اسکی ۲۷ چترگیوں کی (۲۷ × ۴۳۲۰۰۰) = ۱۱۶۶۴۰۰۰۰ =

اٹھائیسویں چترگی جو گذر رہی ہے اس کے تین یگوں کی

ست یگ = ۱۷۲۸۰۰۰ سال

ترتیا یگ = ۱۲۹۶۰۰۰ سال = ۳۸۸۸۰۰۰ =

دواپر یگ = ۸۶۴۰۰۰ سال

کلی یگ جو چوتھا یگ گذر رہا ہے اس کا اس وقت سمت ہے = ۴۹۹۰ سال

میزان کل ۱۹۶۰۸۵۲۹۹۰

ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھ لاکھ باون ہزار نو سو نوے سال

دفعہ ۲۶۔ سوریہ سدھانت کا مصنف لکھتا ہے کہ پیدائش عالم سے شروع کر کے سوریہ سدھانت کی تصنیف تک (۱۹۸۴۶۰۸۰۰۰) ایک ارب اٹھانوے کروڑ چھیالیس لاکھ آٹھ ہزار سال گذرے تھے جب اُس نے سوریہ سدھانت لکھی تھی۔ اور پنڈت لیکھرام کلیات کے صفحہ ۲ پر لکھتا ہے کہ دُنیا کو پیدا ہوئے صرف (۱۹۶۰۸۵۲۹۹۰) ایک ارب چھیانوے

کروڑ آٹھ لاکھ بانوں ہزار نو سو نوے سال گذرے ہیں جن میں (۱۰۰۸۵۵۳۲)
دو کروڑ سینتیس لاکھ پچپن ہزار دس سال کا فرق ہے۔ سوریہ سدھانت میں زیادہ ہیں
اور کلیات آریہ مسافر میں کم ہیں۔ اس لئے دونوں میں سے ایک ضرور غلط ہے اور چونکہ
سوریہ سدھانت بہت عرصہ پہلے کی لکھی ہوئی ہے اس لئے پنڈت لیکھرام نے دنیا
کی پیدائش کی تاریخ لکھنے میں غلطی کھائی ہے۔

دفعہ ۲۷۔ پنڈت لیکھرام آریہ مسافر کی کتاب تاریخ دنیا کو لکھے ہوئے سولہ سال
گذر چکے تھے یعنی کلیگ کا سمت ۵۰۰۶ سال تھا جبکہ اُس کی تصنیف کردہ تمام کتابوں
کو کلیات آریہ مسافر کی شکل میں ۱۹۰۴ عیسوی یا سمت ۱۹۶۱ بکرمی میں منشی رام مالک مطبع
سمت دھرم پر چارک پریس ہردوار ضلع سہارنپور نے منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز کے
مطبع مفید عام لاہور میں چھپوایا تھا۔ اُس کتاب کی سُرخی پر آریہ سموت (۱۹۶۰۸۵۳۰۰۶)
سال کی بجائے (۱۹۷۲۹۴۹۰۰۶) سال چھپوایا تھا جس لئے وہ سمت بھی غلط تھا۔

دفعہ ۲۸۔ کلیات کے صفحہ ۲ پر پنڈت لیکھرام کا یہ لکھنا کہ سارے آریہ ورت کے
اندر جو سنکلپ رائج ہے وہ آریہ ورت کے دو سیوں کے بچے بچے کے ورد زبان اور
صحیح ہے غلط ہو گیا۔ کیونکہ جب پنڈت لیکھرام جیسے فاضل شخص نے تاریخ دنیا کا
صحیح اندازہ سمجھنے میں غلطی کھائی اور منشی رام جیسے لائق نے اُس کی نقل کرنے میں
اتنی بڑی غلطی کھائی تو عوام الناس کا کیا کہنا وہ تمام کے تمام غلط ہیں۔ اور چونکہ یہ سب
لوگ اپنے حساب کی بنا سوریہ سدھانت کی تحریر پر رکھتے ہیں جو کہ ایک نجومی کی کتاب
اور فرضی حساب سے بنی ہوئی ہے اس لئے آریہ سموت تمام کا تمام فرضی اور غلط ہو گیا۔

آریہ سموت کے غلط ہونے کے مزید ثبوت

دفعہ ۲۹۔ وہ زمانہ جس وقت سے صحیح تاریخی واقعات ملتے ہیں۔ کلیات آریہ مسافر
کے صفحہ ۳۰ پر درج ہے۔ اُس میں لکھا ہے کہ آجکل بکرمی سمت ۱۹۵۰ کے قریب ہے

اور پراشر سوتر کا زمانہ ۲۴۵۰ سال بکرمی سمت سے پہلے تھا۔ یعنی ۴۴۰۰ سال سے مسلسل تواریخی واقعات ملتے ہیں۔ اور کلیات کے صفحہ ۷ میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت نوح کے طوفان کی یاد میں جو سمت جاری کیا گیا تھا اُس کو کلیگ کہتے ہیں اور اُس کے ۴۹۹۰ سال گذر چکے ہیں یعنی حضرت نوح کے طوفان کے چھ سو سال بعد سے تاریخی واقعات مسلسل ملتے ہیں۔ اگر آریہ سمت واقعی سچا ہوتا تو تواریخی واقعات بھی قدیم زمانہ سے مسلسل ملتے۔ مگر چونکہ ایسا نہیں ہے اس لئے ثابت ہُوا کہ آریہ سموت ایک فرضی سموت ہے جو کہ حضرت نوح کے طوفان کے بعد کلیگ کے سمت میں جاری ہُوا تھا۔

دفعہ ۳۰ - ہندوؤں کی کتابوں میں حضرت نوح کے طوفان کے بعد کے واقعات بھی مسلسل نہیں ملتے اور طوفان کے پہلے کے واقعات کا ذکر کس طرح سے ملسکتا ہے۔ یہی باعث ہے کہ ہندوؤں کی کتابیں یہ نہیں بتا سکتیں کہ خدا تعالےٰ نے اس دُنیا کو کس طرح پیدا کیا تھا۔ مگر توریت شریف میں یہ سب باتیں درج ہیں۔ جس میں لکھا ہے کہ ابتدا میں خدا تھا اُس نے مخلوق کو پیدا کرنے کا ارادہ کرکے کہا ہوجا تو ایک نہایت لطیف چیز پیدا ہو گئی جسکو بڑھاتے بڑھاتے خدا تعالےٰ نے زمین آسمان۔ سورج۔ چاند اور ستارے وغیرہ سب چیزیں پیدا کردیں۔ اور زمین کی خاک سے انسان کا بت بنا کر اُس میں زندگی کا دم یعنے سانس پھونک دیا اور اسکا نام رکھا آدم یعنی جس کو آتا ہے دم یعنی سانس اور خدا تعالےٰ نے آدم کی ایک پسلی نکال کر اُس کی جگہ گوشت بھر دیا اور اُس پسلی سے جو اُس نے آدم سے نکالی تھی ایک عورت بنا کے آدم کے پاس لایا۔ اور آدم نے کہا کہ اب یہ میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے۔ اس سبب سے وُہ ناری کہلاتی ہے کیونکہ وُہ نر سے نکالی ہُوئی ہے اسی واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑتا ہے اور اپنی عورت سے ملا رہتا ہے۔

دفعہ ۳۱ - اس طرح سے آدم سب سے پہلا انسان پیدا ہُوا تھا اور حوّا سب سے پہلی عورت پیدا ہوئی تھی۔ جن سے اولاد بڑھنی شروع ہُوئی اور آدم کا بیٹا شیث اور اس کا بیٹا انوش اور اُس کا بیٹا قینان اُس کا مہلائیل اُس کا یارد اُس کا خنوک یا ادریس اُس کا متوشلح اُس کا لامک اور اُس کا نوح بیٹا تھا جس کے زمانہ میں طوفان آیا تھا اور سوائے

چند آدمیوں کے جو کشتی میں سوار تھے باقی تمام دُنیا ہلاک ہو گئی تھی۔ اور طوفان نوح کی یاد میں جو سمت جاری کیا گیا تھا اس کو کلی یگ یا کلیگ کا سمت کہتے ہیں۔ اس لئے توریت شریف کی تعلیم مکمل اور اس قابل ہے کہ اس کو ہندوؤں کی کتابوں پر ترجیح دی جاوے۔

دفعہ ۳۲ - ویدوں کے متعلق جو بات مشہور ہے کہ وُہ خدا کا کلام ہیں۔ یہ بات اس طرح سے بھی غلط ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ کا اور مخلوق کا تعلق پیدائش عالم سے ہے اور جب تک انسان کو اپنی پیدائش کا ذکر معلوم نہ ہو وُہ خدا تعالےٰ کی بزرگی اور عظمت کو جان نہیں سکتا۔ اور جب تک خدا تعالےٰ کی عظمت معلوم نہ ہو انسان اپنی حقیقت کو پہچان کر خدا تعالیٰ کے حضور عاجزی کر نہیں سکتا۔ اور چونکہ اس قسم کا کوئی ذکر ویدوں میں درج نہیں بلکہ توریت شریف میں درج ہے۔ اس لئے توریت شریف اس قابل ہے کہ اس کو ویدوں پر ترجیح دیکر اُس کی تابعداری کی جاوے۔

دفعہ ۳۳ - ہندوؤں کا اعتقاد ہے کہ یہ عالم دنیا (۴۳۲۰۰۰۰۰۰) چار ارب بتیس کروڑ سال کے بعد فناہ ہو جاتا ہے جو عقیدہ ویدوں کے خلاف ہے جن میں لکھا ہے کہ وُہ برس دس ہزار سینکڑا یعنے دس لاکھ تک شون یعنے صفر دینے کے بعد ۲-۳-۴ جوڑنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور چونکہ کوئی شخص دس لاکھ تک صفر لکھ کر ۲-۳-۴ نہیں جوڑ سکتا اس لئے ویدوں کی تعلیم کے مطابق فناہ عالم کی مدت کو کوئی شخص جان نہیں سکتا۔ کہ یہ عالم دنیا کب فناہ ہوگا۔ اور گذشتہ تیرہ سو سال سے اسلام بھی سکھاتا ہے کہ فناہ عالم کی میعاد کو سوائے خدا تعالیٰ کے جس نے دُنیا کو پیدا کیا ہوا ہے کوئی نہیں جانتا۔ جس لئے چاہیئے کہ ویدوں کے تابعدار ویدوں کی تعلیم پر غور کر کے صداقت اسلام کی داد دیویں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

عبدالواحد حاجی کوچہ پیر شیرازی چوک متی لاہور

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قیام زمین و گردش سورج حصہ اول جس میں زمین کی روزانہ گردش کے خلاف زمین کے ساکن ہونے کے سولہ ثبوت درج ہیں قیمت ۴ر بزبان انگریزی ۸ر۔ حصہ دوم۔ جس میں زمین کی روزانہ اور سالانہ گردشوں میں اکیس قسم کا اختلاف ثابت کر کے زمین کو ساکن دکھایا گیا ہے اور کیبرا نیوٹن وغیرہ کے اصولوں کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۴ر بزبان انگریزی ۸ر۔

حصہ سوم۔ زمین جس میں ۳۴ شکلوں اور چالیس دلیلوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ سورج کی گول گردشوں سے کس طرح زمین پر بڑے اور چھوٹے دنرات اور موسم واقعہ ہو رہے ہیں۔ اس میں یورپ کے تمام بڑے بڑے فلوسوفروں اور نجومیوں کے قولوں کو باطل ثابت کیا ہے۔ قیمت دو روپیہ

حصہ چہارم۔ قیام زمین و گردش سورج کے متعلق ویدوں۔ انجیلوں اور قرآن مجید کی شہادتیں قیمت ۴ر۔

عیسائیت اور مرزائیت کا خاتمہ مرزا نبی نہ یعنے انجیلوں سے حضرت مسیح کی بجائے شمعون بیگاری کے صلیب دیا جانے کی شہادت جس نے انیس سو سال کے عیسائیوں۔ یہودیوں اور مرزائیوں کے عقیدوں سے باطل ثابت کر کے تیرہ سو سال کے اسلام کی تصدیق کر دی ہے۔ قیمت ۲ر۔ انگریزی عہ

حضرت مسیح کا صلیب پر نہ چڑھنا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان قدیمی عیسائیوں کی کتابوں سے۔ قیمت ۲ر

مرزا غلام احمد قادیان کا خارج از اسلام ہونا حصہ اول ۴ر حصہ دوم ۲ر۔ حصہ سوم ۲ر۔ حصہ چہارم ۲ر۔ حصہ پنجم ۱ر۔ حصہ ششم خاتم نبوت کی پہچان اور مرزائیوں کی بول گئی کمکڑوں کوں۔ قیمت ۲ر

رد شیعہ آیات قرآن مجید سے۔ قیمت ۸ر

ویدانت ۱ ۲ر ۲ ۲ر ۳ ۲ر ۴ ۲ر

عبد الواحد حاجی۔ کوچہ پیر شیرازی۔ چوک متی لاہور